

# | Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

گاندہ گستاخوں کی فہرست  
گاندہ گستاخ  
گاندہ گستاخ  
گاندہ گستاخ  
گاندہ گستاخوں کی فہرست  
گاندہ گستاخ  
more...

پیر 13 فروری 2012ء

کرائم ٹیم

آصف سہود/محمد اقبال اعوان/راشد سلیم/دانش خان/شاہد کرمی/خالد سلمان

روزنامہ امت کراچی

# ٹیکسی ڈرائیو 16 سال برلنی دشمنی کی بھینٹ پڑ گیا

بارہ ربیع الاول کے روز ماموں زاد فضل دین - نعیم اور دامن عرف بنگالی نے دربن بازار میں روک کر گولیاں برسائیں - جلوس کی وجہ سے بروقت اسپتال نہ پہنچایا جاسکا - 65 سالہ مقتول سعید اللہ ٹیکسی پاڑہ کارہائشی تھا



مقتول کا بھائی وزیر خان

جشید کو اثر کے علاقے ٹیکسی پاڑہ میں مسلح افراد نے 16 سال قبل ہونے والی دشمنی کا بدلہ لیتے ہوئے 65 سالہ ٹیکسی ڈرائیو کو قتل کر دیا۔ مذکورہ واقعہ جشید کو اثر تھاٹھانے کی حدود میں 5 فروری کو پیش آیا، جب ٹیکسی پاڑہ دربن بازار نزد فقیری حجام کی دکان کے قریب فضل دین ولد گل محمد نے فائرنگ کر کے 65 سالہ سعید اللہ ولد صابر خان کو ہلاک کر دیا۔ مقتول نے 16 سال پہلے ملزم



مقتول ٹیکسی ڈرائیو سعید اللہ

فضل دین کے چھوٹے بھائی دامن عرف بنگالی اور اس کے باپ فضل دین کی ٹانگ میں گولیاں

مار کر زخمی کیا تھا۔ ملزم فضل دین کے چھوٹے بھائی دامن عرف بنگالی نے مقتول سعید اللہ کی بیٹی کو چھیڑا تھا، جس پر اس نے ملزم کے چھوٹے بھائی دامن عرف بنگالی اور اس کے باپ گل محمد کو سمجھایا تھا۔ نہ ماننے پر مقتول نے گولیاں مار کر زخمی کر دیا تھا۔ بعد میں صلح کے بعد مقتول نے ہی اپنے ماموں کا علاج بھی کروایا تھا۔ امت کو مقتول سعید اللہ خان ولد صابر خان کے چھوٹے بھائی وزیر خان نے بتایا ”میرا بڑا بھائی 10 سال کی عمر میں اپنے آبائی گاؤں طورخم سے والد صاحب کے ساتھ روزگار کے سلسلے میں کراچی آیا تھا۔ کراچی آنے کے بعد والد صاحب نے ٹیکسی پاڑہ دربن بازار میں گھر خرید لیا اور ہم لوگوں نے ٹیکسی پاڑہ میں رہائش اختیار کر لی۔ سعید اللہ کو شروع سے ہی ڈرائیو بنانے کا شوق تھا۔ اس نے کراچی میں گاڑی چلانا سیکھی اور والد سے پیسے لے کر ٹیکسی خرید لی۔ وہ اپنی ٹیکسی کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھتا تھا۔ 25 سال پہلے اس نے والد کی پسند سے گاؤں طورخم میں شادی کی تھی، جس سے 3 لڑکے اور 3 لڑکیاں ہیں۔ مقتول سعید اللہ پانچ وقت کا نمازی تھا اور نماز کا وقت ہوتے ہی اپنی ٹیکسی مسجد کے باہر کھڑی کر کے باجماعت نماز ادا کرتا تھا۔ 10 سال پہلے اس نے چچا کی بیٹی سے پسند کی دوسری شادی بھی کی تھی۔ جس سے بھائی کے 3 لڑکے اور 3 لڑکیاں ہیں۔ یعنی بھائی کی دونوں بیویوں سے 12 بچے ہیں جن میں 6 لڑکے اور 6 لڑکیاں ہیں۔ بھائی کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ اپنے کام سے کام رکھتے تھے۔ 16 سال پہلے ہمارے ماموں کے لڑکے دامن عرف بنگالی نے بڑے بھائی کی بڑی بیٹی کو چھیڑا تھا، جس پر بھائی کو بہت غصہ آیا اور بھائی نے ماموں گل محمد سے دامن کی شکایت کی۔ ماموں نے کہا کہ بچہ جوان ہو گیا ہے اس طرح کی حرکتیں تو کرے گا۔ جس پر بھائی کو غصہ آ گیا۔ بھائی نے پستول نکال کر ماموں گل محمد کی ٹانگوں پر فائرنگ کی، جس میں سے ایک گولی ماموں کی ٹانگ میں لگ گئی تھی۔ جس کے بعد گاؤں کے لوگوں نے جے جے میں صلح کرادی تھی۔ بھائی نے ماموں کے تمام اخراجات اٹھائے کہ ماموں کی جلد از جلد ٹانگ ٹھیک ہو جائے۔ جلد ہی ماموں کی ٹانگ ٹھیک ہو گئی۔ ہم لوگوں کا ماموں کے گھر میں آنا جانا شروع ہو چکا تھا۔ کبھی ہم لوگوں کو محسوس نہیں ہوا کہ ماموں یا ان کے بچوں نے یہ بات اپنے دل میں رکھی ہوئی ہے، کیونکہ ہم لوگ اگر کہیں پکینک وغیرہ پر جاتے تھے تو ماموں کے بیٹے بھی ہمارے ساتھ ہوتے تھے۔ 3 سال پہلے ماموں گل محمد کا انتقال ہو گیا، جس کے تمام اخراجات میرے بھائی سعید اللہ نے اٹھائے تھے۔ یہاں تک کہ میرے بھائی نے ہی ماموں کو قبر میں اتارا تھا۔“ مقتول کے بھائی وزیر خان نے بتایا کہ ماموں کے تینوں بیٹے علاقے میں لوگوں سے اسلحے کے زور پر لوٹ مار کی وارداتیں کرتے ہیں۔ 12 ربیع الاول والے دن میں گھر پر تھا کہ محلے والوں نے بتایا کہ تمہارے بھائی سعید اللہ کو تمہارے ماموں زاد بھائیوں نے دربن بازار میں فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی میرے بھائی سعید الرحمن کا بھی فون آ گیا کہ ماموں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا ہے، لاش فاطمہ بائی اسپتال لے کر جا رہے ہیں۔ میں فوراً رکشہ پکڑ کر فاطمہ بائی اسپتال پہنچا۔ وہاں موجود ڈاکٹروں نے کہا کہ آپ لوگ فوراً سول اسپتال لے جاؤ۔ بارہ ربیع الاول کی وجہ سے سول اسپتال جانے والے تمام روڈ بند تھے۔ ہم لوگ بھائی کو ایبٹن سٹریٹ کے ذریعے جناح اسپتال لے کر جا رہے تھے کہ سیون ڈے اسپتال کے قریب زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ ہلاک ہو گئے۔ ہم لوگ اپنی تسلی کے لیے لاش کو لے کر جناح اسپتال پہنچے، جہاں ڈاکٹروں نے 15 منٹ بعد ہلاکت کی تصدیق کر دی۔ امت کو مقتول سعید اللہ کے بھائی کا کہنا تھا کہ مجھے علاقے والوں نے بتایا کہ تمہارا بڑا بھائی سعید اللہ دربن بازار میں فقیری حجام کے سامنے رکشے میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک موٹر سائیکل پر سوار میرے ماموں زاد بھائی فضل دین، نعیم عرف چر یا اور دامن عرف بنگالی آئے۔ دامن نے آواز دی کہ بھائی جان بات سنئے۔ بھائی سعید اللہ اٹھ کر دامن کے پاس گئے۔ دامن نے اپنی جیب سے موبائل فون نکال کر دیا کہ بات کر لیں۔ موبائل فون لے کر میرا بڑا بھائی سعید اللہ فقیری حجام کی دکان کے ساتھ دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر بات کر رہے تھے کہ فضل دین نے ٹی ٹی پستول سے ان پر فائرنگ کر دی۔ 2 گولیاں بھائی کو لگیں اور وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے راستے میں ہی ہلاک ہو گئے۔ میری حکومت سے اپیل ہے کہ میرے بڑے بھائی سعید اللہ کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے

|

Create a [free website](#) with

|